جلد ۲۷ | مورخہ ۲۹ صفر ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۳۹ء | نمبر ۹۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸-اپریل- حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ہنوز ناساز ہے۔ اسہال اور پیچش کے باعث تکلیف رہتی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دُعا فرمائیں۔

سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم ۴ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور سیدہ امۃ الودود صاحبہ بنت حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا بی-اے کا امتحان ۱۷-اپریل سے شروع ہے۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں کامیابی عطا کرے۔

نظارت تعلیم وتربیت کی طرف سے مدرسہ احمدیہ کی ساتویں جماعت کا آخری امتحان لیا جا رہا ہے بیس امیدوار امتحان میں شامل ہیں۔ جن میں سے دو پرائیویٹ ہیں۔

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری فاضل کا ضلع فیروز پور بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا کے مشکلات اور مصائب سے اطمینان سے گزرنا

"دُنیا کے مشکلات اور تلخیاں بہت ہیں۔ یہ ایک دشت پُر خار ہے۔ اس میں سے گزرنا ہر شخص کا کام نہیں۔ گزرنا تو سب کو پڑتا ہے۔ لیکن راحت۔ اور اطمینان کے ساتھ گزر جانا یہ ہر ایک شخص کو میسّر نہیں آسکتا۔ یہ صرف ان لوگوں کا حصہ ہے۔ جو اپنی زندگی کو ایک فانی اور لاشئے سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کے لئے اسے وقف کر دیتے ہیں۔ اور اس سے سچا تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ ورنہ انسان کے تعلقات ہی اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ کوئی نہ کوئی تلخی اس کو دیکھنی پڑتی ہے۔ بیوی اور بچے ہوں۔ تو کبھی کوئی بچہ مر جاتا ہے۔ تو صدمہ برداشت کرتا ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو۔ تو ایسے ایسے صدمات پر ایک خاص صبر عطا ہوتا ہے۔ جس سے وُہ گھبراہٹ اور سوزش پیدا نہیں ہوتی۔ جو ان لوگوں کو ہوتی ہے۔ جن کا خدا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ دُنیا عجیب مشکلات کا گھر ہے۔ بیوی بچوں کے نہ ہونے سے بھی غم ہوتا ہے۔ اور اگر ہوں۔ تب بھی مشکلات پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے بعض خونا دان انسان عجیب عجیب مشکلات میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور صراط مستقیم سے ہٹ کر ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مال بہم پہنچاتا ہے اور پھر اور مشکلات میں پھنستا ہے۔"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۱ء)

اخلاقی نمونہ بہت بڑا معجزہ ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک نومسلم کو نصیحت فرمائی۔ کہ "ان (والدین) کے حق میں دعا کیا کرو۔ ہر طرح سے حتے الوسع دلجوئی والدین کی کرنی چاہیئے۔ اور ان کو پہلے سے ہزار چند زیادہ اخلاق اور اپنا پاکیزہ نمونہ دکھلا کر اسلام کی صداقت کا قائل کرو۔ اخلاقی نمونہ ایسا معجزہ ہے۔ کہ جس کی دوسرے معجزے برابری نہیں کر سکتے۔ سچے اسلام کا یہ معیار ہے۔ کہ اس سے انسان اعلےٰ درجہ کے اخلاق پر ہو جاتا ہے۔ اور وُہ ایک ممیز شخص ہوتا ہے۔ شاید خدا تمہارے ذریعہ سے ان کے دل میں اسلام کی محبت ڈالے۔ اسلام والدین کی خدمت سے نہیں روکتا۔ دُنیوی اُمور میں جن سے دین کا حرج نہیں ہوتا۔ ان کی ہر طرح پوری فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔ دل وجان سے ان کی خدمت بجا لاؤ۔" (البدر نمبر ۳- جلد ۱)

مرد کی سُستی کا اثر

"جو کسل اور سستی کرتا ہے۔ وُہ اپنے گھر والوں اور اولاد پر ظلم کرتا ہے۔ کیونکہ وہ تو مثل جڑ کے ہے۔ اور اہل وعیال اس کی شاخیں ہیں۔" (البدر ۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء)

غیر ملکی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

ٹرکی پر اٹلی کے حملہ کا خطرہ

ترکی ساحل سے قریب اٹلی کے بعض جزائر پیروس اور روڈس وغیرہ ہیں۔ جو جنگ عظیم سے قبل ترکی سلطنت کا جزو تھے۔ یہ جزائر ترکی ساحل سے اس قدر قریب ہیں۔ کہ ترکی ساحل پر یہاں سے نہایت آسانی کے ساتھ گولہ باری کی جا سکتی ہے۔ ایتھنز (یونان) کی خبر ہے کہ ان جزائر میں اطالوی فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ اور فوجی سرگرمیاں زور شور سے جاری ہیں۔ اور اس سے اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ ترکی کے متعلق اٹلی کے ارادے فاسد ہیں اور وہ اس پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ آج سے چار سال قبل بھی اٹلی نے ایسا اقدام کیا تھا۔ لیکن اپنے ارادوں کو ترکی کے خلاف عملی صورت دینے کے بجائے اس نے حبشہ پر حملہ کر دیا۔

استنبول سے ۱۷ اپریل کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ترکی کے صدر جمہوریہ غازی عصمت انونو نے تمام سلطنت کا دورہ شروع کر دیا ہے۔ جو جلد از جلد ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اسی سلسلہ میں آپ کل دردانیال پہنچے۔ اور تین لاکھ ترکی سپاہیوں کے مجمع میں پر جوش تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ ترک قوم کو اپنے اتحاد اور یک جہتی پر کامل اعتماد ہے۔ یورپ میں آج کل جو فتن پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کے برے اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے چھوٹے چھوٹے ممالک کو باہم متحد ہو جانا چاہیئے۔ کثیر التعداد اقوام کمزوروں کو کھا جانا چاہتی ہیں۔ اس یورش سے محفوظ رہنے کے لئے عزم اور استقلال اور یک جہتی کی ضرورت ہے۔ جو قومیں ترکی کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہی ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ترکی۔ البانیہ اور چیکوسلوا کیہ کی طرح کمزور اور بزدل نہیں۔ ہمارے پاس ۲۵ لاکھ فوج موجود ہے۔ جو غیور اور شجاع ترکوں پر مشتمل ہے۔ اور ترکی کو دنیا کے ۷ کروڑ مسلمانوں کی حمایت حاصل ہے۔ اگر مقابلہ کا وقت آیا۔ تو دنیا دیکھ لے گی۔ کہ ترک کس قدر قوی اور اپنی حفاظت کے اہل ہیں۔ فوجوں کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ ترک نوجوانوں اپنی توپوں۔ بندوقوں اور مشین گنوں کے منہ بحیرہ روم کی طرف پھیر دو۔ اور دشمن کو بتا دو۔ کہ ترک قوم زندہ قوم ہے۔

ترکی نیشنل اسمبلی نے جنگ کی تیاریوں کے لئے نصف کروڑ سٹرلنگ کی منظوری دیدی ہے۔ جس سے نئی فوج بھرتی کی جائے گی۔ اور سامان جنگ خریدا جائے گا۔

مشترکہ محاذ قائم کرنے کے سلسلہ میں فرانس۔ برطانیہ اور ترکی کے مابین گفت وشنید شروع ہو گئی ہے۔ ترکی کے پیش کردہ شرائط ان دونوں ممالک کے نزدیک قابل قبول ہیں۔ اس لئے اس کی کامیابی کا بہت امکان ہے۔ پیرس میں سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ اسی مہینہ میں اس کے متعلق فیصلہ ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ روسی اور ترکی کے وزرائے خارجہ میں بھی گفت وشنید جاری ہے۔

امن پسند ممالک کا متحدہ محاذ

پیرس سے ۱۷ اپریل کی ایک خبر ہے کہ روس۔ فرانس۔ برطانیہ۔ پولینڈ اور رومانیہ کے مابین فضائی معاہدہ کی تجاویز مکمل ہو چکی ہیں۔ رومانیہ اس بات پر رضامند ہو گیا ہے۔ کہ جنگ کی صورت میں روسی افواج اس کے علاقہ سے گذر سکیں۔ اسی طرح پولینڈ نے بھی روسی فوجوں کو گذرنے کی اجازت دیدی ہے۔ روسی سفیر متعینہ لنڈن ان تجاویز کے ساتھ ماسکو روانہ ہو گیا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ شنبہ تک واپس آجائیگا۔ جس کے بعد برطانیہ اور فرانس کے وزرائے اعظم ایک بیان شائع کریں گے۔ عام طور پر یہی خیال ہے۔ کہ جرمنی کا آئندہ شکار رومانیہ ہے۔ اور اس کے بیش قیمت پٹرول کے خزانوں کو وہ للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا ہے۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے یہ بھی ممکن سمجھا جاتا ہے کہ وہ پولینڈ سے صلح کرلے۔ پولینڈ کے متعلق بھی یہ خیال عام ہے کہ وہ جنگ سے گریز کرتا ہے۔ اور اگر ہٹلر نے اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ تو ممکن ہے وہ غیر جانبداری کا اعلان کر دے۔ جن ممالک کا جرمنی نے زبردستی الحاق کر لیا ہے۔ ان کے متعلق یہ گمان غالب ہے۔ کہ جنگ کی صورت میں وہ اس سے کٹ جائیں گی۔ بالخصوص چیکوسلوا کیہ کے متعلق تو پورے وثوق کے ساتھ یہ بات کہی جا رہی ہے کہ وہ نازک وقت میں جرمنی کو دھوکہ دیگا اور اگر جنگ چھڑ گئی۔ تو کھلم کھلا بغاوت کر دے گا۔

فلسطین گول میز کانفرنس کے متعلق ایک اہم اعلان

فلسطین کی مجلس دفاع نے فلسطین گول میز کانفرنس کی ناکامی اور اس سے پیدا ہونے والے نتائج پر غور کرنے کے لئے ایک جلسہ کیا۔ اور ایک بیان مرتب کر کے شام اور عراق

اطلاع نامہ بابت تاریخ مقررہ برائے تصفیہ اشتہار نیلام

آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سوہڈی درگا پرشاد صاحب سب جج بہادر بٹالہ

مقدمہ نمبر ۱۱۱۹

انجمن دینی بذریعہ عبد الحمید پیر دگار بٹالہ ڈگری دار

سلطان محمد بنام فضل حق پسر سلطان محمد ذات جٹ سکنہ سرائی تحصیل بٹالہ

مدیون ڈگری

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں ڈگری دار نے واسطے نیلام مکان کے درخواست گذرانی ہے۔ لہذا آپ کو بذریعہ تحریر ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ تاریخ ۲۴ مئی ۱۹۳۹ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۱۴ اپریل ۱۹۳۹ء بثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط جج)

ڈمی۔ نقلی چیز کو کہتے ہیں۔ جو کھلونے کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ اس لفظ سے دھوکہ میں نہیں آنا چاہیئے۔

کی پارلیمنٹوں کے صدر صاحبان سے اس کی تصدیق حاصل کریں گے۔ بعد اسے شائع کر دیا ہے۔ اس بیان میں لکھا ہے۔ کہ برطانیہ کے ساتھ گفتگوئے مفاہمت کا آغاز ہم نے فراخدلی کے ساتھ کیا تھا۔ اور اس کی کامیابی کے متعلق ہم پُر امید تھے۔ لیکن افسوس کہ برطانیہ نے ہمارے سامنے جو تجاویز پیش کیں۔ وہ بالکل نامعقول تھیں۔ اور اس کا نتیجہ یہی ہو سکتا تھا۔ کہ کانفرنس ناکام ہو جاتی اور ہمیں خوشی ہے۔ کہ تمام عالم اسلام نے متفقہ طور پر برطانوی تجاویز کو رد کر دیا ہے۔ اور اس یکجہتی کے نتیجہ میں ہمیں اب بھی اپنی کامیابی کا سو فیصدی یقین ہے۔ اور اس لئے ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ جب تک فلسطین کا مسئلہ حل نہ ہوگا۔ اور ہمارے مطالبات منظور نہ کئے جائیں گے۔ کام بدستور جاری رہے گا۔

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ محمد ولد اسماعیل ذات لاہول سکنہ موضع سلارہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۹ ۵/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۴/۳۹ ۱۲ (دستخط) خانصاحب میاں نور الدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ صوبا ولد حفیظو ذات جٹ سکنہ بینس آوان تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۹ ۶/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۳ ۴/۳۹

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور

(بورڈ کی مہر)

قرآن مجید مترجم مع مکمل تفسیری نوٹ جس کی احباب کو بجد ضرورت تھی چھپ گیا ہے۔ جس کا اردو ترجمہ تحت اللفظ ہے۔ اور بطرز تیسیر القرآن ہے۔ اور حاشیہ پر مکمل تفسیری نوٹ ہیں منظور کردہ نظارت تالیف و تصنیف قادیان ہے۔ کاغذ رامپوری مجلد اور سنہری ٹھپہ قیمت دو روپے۔ کاغذ برخ بازر مجلد اور سنہری ٹھپہ قیمت ۱۲/ بڑھیا اور اعلےٰ کاغذ جلد مراکو اور سنہری ٹھپہ تین روپے اور خاص چمڑے کی جلد اور سنہری ٹھپہ تین روپے آٹھ آنہ (نوٹ) تین روپے اور ساڑھے تین روپے والے قرآن مجید پر ا/ فی روپیہ کمیشن سیرۃ المہدی از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے قیمت فتاوے حضرت مسیح موعود قیمت ۱۲/ سیرت النبی مجلد قیمت اصلی ۱۲/ تینوں کتابوں کے اکٹھے خریدار سے بجائے للعہ صرف ۱۲/ یعنی آدھی قیمت لی جائے گی۔ انقلاب حقیقی از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ۱۲/ مترجم و تفسیری پارہ صحیح بخاری ۴/ و ۸/ فی پارہ ۱۲/ و ۱/ حمائل شریف مترجم ترجمہ مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب قیمت اصلی ۱۲/ لیکن مبلغ ۸/ کی اردو کتب لینے والے کو مبلغ ۸/ میں دی جائے گی۔ احمدیہ پاکٹ بک نیا ایڈیشن ۱۲/ انگلش ٹیچر از قمر برادرز ۸/ شملہ ۸/ رعائتی ۸/ سلسلہ کتب اسلام کی ہر پانچ حصہ جنکو نظارت تالیف و تصنیف نے منظور فرمایا ہے۔ قیمت مجلد ۸/ محمد عنایت اللہ تاجر کتب بازار ریتی چھلہ قادیان

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۲/۲ و (۱) دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲۔ ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ ہاشم ولد جہند شاہ ذات فقیر سکنہ ویروالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور بحسب مسمی میلا رام وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرض خواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے لہٰذا جملہ قرض خواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ کہ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۳ ۵/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بمقام ڈسکہ بوقت دس بجے قبل دوپہر تاریخ ۲۳ ۵/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیے۔

۲۔ نیز جملہ قرض خواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ ہذا کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کاروائی بمقام ڈسکہ تاریخ ۲۳ ۵/۳۹ کی جائے گی۔ جب کہ جملہ قرض خواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیے۔ مورخہ ۴ اپریل ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ (۱) دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ دھرم سنگھ ولد دساوا سنگھ ذات جٹ سکنہ وان تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی ایشر داس وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرض خواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہٰذا جملہ قرض خواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ کہ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۷ ۶/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۷ ۶/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیے۔

۲۔ نیز جملہ قرض خواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کاروائی بمقام ڈسکہ تاریخ ۷ ۶/۳۹ کی جائے گی۔ جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیے مورخہ ۶ ماہ اپریل ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

(بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۷ اپریل۔ کونسل آف سٹیٹ نے آج شوگر ٹیرف بل منظور کر لیا۔ اس کے علاوہ دو تین اور مسودات قانون بھی منظور کئے گئے۔

پیرس ۷ اپریل حکومت فرانس نے ایک اعلان کے رو سے فرانس میں رہنے والے غیر ملکی باشندوں کی دوران جنگ میں حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ غیر ملکیوں کو بھی وہی حقوق حاصل ہونگے جو فرانسیسی باشندوں کو حاصل ہیں۔

واشنگٹن ۶ اپریل۔ حکومت امریکہ نے اپنے فوجی بیڑے کو بحرالکاہل کی طرف روانگی کا حکم دیدیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ امریکہ نے یہ اقدام جاپان اٹلی اور جرمنی کے اتحاد کے خطرے کو محسوس کرتے ہوئے کیا ہے۔ تاکہ اگر یہ ممالک متحد ہو جائیں۔ تو بحرالکاہل میں جاپان کے بحری جہازوں کے مقابلہ میں توازن قائم رہے۔

لنڈن ۷ اپریل۔ آج جبل الطارق میں فرانس کے ۳۰ جنگی جہاز اور دو تارپیڈو پہنچ گئے ہیں۔ مزید جنگی جہاز بھی پہنچ رہے ہیں۔ برطانوی جہازوں کا ایک بیڑا آج بھی یہاں پہنچ گیا ہے۔

بنارس ۷ اپریل۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ حال میں فرقہ وارانہ فساد میں حصہ لینے والوں اور آتش زنی کرنے والوں کا سراغ بتانے والوں کو انعام دیا جائے گا۔

کلکتہ ۷ اپریل۔ مسٹر دت جمعدار ایم۔ ایل۔ اے بنگال اسمبلی کو تین ماہ قید کا حکم ہوا ہے کیونکہ انہوں نے گذشتہ سال مزدوروں کی ہڑتال میں حصہ لیا تھا اور سرکاری احکام کی خلاف ورزی کی تھی۔

کلکتہ ۷ اپریل۔ آج تین بجکر تیس منٹ پر نارتھ بنگال ایکسپریس جو کلکتہ جا رہی تھی۔ مجہر یا سٹیشن پر روانگی کے احکام لینے کے لئے رکی ہوئی تھی کہ اچانک ڈھاکہ میل پیچھے سے آ رہی تھی تاریکی میں ایکسپریس سے ٹکرا گئی۔ اس تصادم سے ۲۸ اشخاص ہلاک اور ۵۰ مجروح ہوئے۔ بنگال اسمبلی کا ایک رکن ہلاک اور دوسرا شدید مجروح ہوا۔

ناگپور ۷ اپریل۔ سی۔ پی اسمبلی کی کانگرس پارٹی نے اپنے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ قرضہ ریلیف بورڈوں کو ۲۵ ہزار روپے تک کے قرضے کا فیصلہ کرنے کا اختیار رہو۔ اس سلسلہ میں ایک قرضہ بل میں ترمیم کا مسودہ اسمبلی میں پیش کیا جا رہا ہے۔

ایتھنز ۶ اپریل۔ یونان کے نزدیک جزائر میں جو اٹلی کے ماتحت ہیں اطالوی فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ یونانی گورنمنٹ بھی خاص حفاظتی تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ اور وہ بھی اپنے ماتحت جزائر میں فوج بھیج رہی ہے۔

لاہور ۷ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب نے روزانہ اخبار "منشور" سے تین ہزار کی ضمانت طلب کی ہے اور نقاش پریس کی جس میں منشور چھپتا تھا پہلی ایک ہزار کی ضمانت ضبط کر کے اس سے مزید تین ہزار کی ضمانت طلب کی ہے۔ اس وجہ سے منشور بند ہے۔ یہ سید حبیب آف سیاست کا اخبار تھا۔

پیرس ۷ اپریل۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ رومانیہ نے ضرورت کے وقت روس کی امداد لینا منظور کر لیا ہے معاہدہ صرف ہوائی طاقت تک محدود نہیں بلکہ رومانیہ نے اپنے علاقہ سے روسی فوجوں کو گذارنا بھی منظور کر لیا ہے۔

جے پور ۶ اپریل۔ مسٹر ایچ۔ جے ٹاڈ سابق پولیٹیکل ایجنٹ بھرت پور ریاست جے پور کے منسٹر مقرر کئے گئے ہیں آج آپ نے چارج لے لیا ہے۔

روم ۶ اپریل۔ اٹلی کے وزیر خارجہ سگنور کیانو نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر کسی ملک نے البانیہ کو اٹلی سے جدا کرنے کی کوشش کی۔ تو دونوں ملکوں کی طاقتیں ڈٹ کر اس کا مقابلہ کریں گی۔

بمبئی ۷ اپریل۔ آج بمبئی اسمبلی میں وزیر اعظم نے "بمبئی شاپ اسسٹنٹ بل" کے نام سے ایک اہم مسودہ قانون پیش کیا جس کا مقصد یہ ہے کہ دکانوں ہوٹلوں سینماؤں۔ تھیٹروں۔ ریسٹورنٹوں اور دیگر پرائیویٹ اداروں میں مزدوروں اور اسسٹنٹوں کے اوقات کار مقرر کر دیئے جائیں اور دکانوں کے کھلنے اور بند ہونے کا وقت بھی مقرر کر دیا جائے نیز چھ دن کا ہفتہ مقرر کیا جائے۔

میسور ۷ اپریل میسور سٹیٹ کانگرس کنونشن نے اعلان کیا ہے کہ میسور کے لوگوں کا مطالبہ ہے کہ ریاست میں فوراً مکمل ذمہ دار گورنمنٹ رائج کی جائے۔ اگر کوئی ایسی کانسٹی ٹیوشن جو کانگرس کے معیار پر پوری نہ اترتی ہو۔ ٹھونسنے کی کوشش کی گئی تو کانگرس عدم تشدد کے اصول پر عمل پیرا ہوتی ہوئی اس کی مزاحمت کریگی۔ کنونشن نے میسور کی تمام کانگرس کمیٹیوں کو اختیار دیا ہے کہ وہ اس معاملہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ضروری کارروائی کریں۔

شنگھائی ۷ اپریل۔ چینی فوجوں نے نانکن۔ چیکیانگ اور شانسی کے محاذوں پر جاپانی فوجوں کو خوفناک شکستیں دی ہیں اور بہت سے اہم فوجی مراکز پر قبضہ کر لیا ہے۔

برسلز ۷ اپریل۔ چھ ہفتہ کی گفت و شنید کے بعد آج بلجیم میں تمام پارٹیوں کی مشترکہ وزارت مرتب ہو گئی

برلن ۷ اپریل۔ جرمن کے سرکاری ڈاکٹر نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو شخص محض نفس پروری اور طاقت کے حصول کے لئے زیادہ کھاتا ہے۔ وہ ملک و قوم کا غدار ہے۔

برگوس ۷ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت اٹلی نے برطانیہ کو یقین دلایا ہے۔ کہ ۵ مئی کے بعد اطالوی افواج سپین سے واپس بلالی جائیں گی۔ اس تاریخ کو سپین کے بعض شہروں میں قیام امن کی پریڈ ہو گی۔

امرتسر ۷ اپریل۔ سردار پٹیل نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر والیان ریاست اپنی رعایا کا اعتماد حاصل کرینگے اور انہیں ریاستوں کے نظم و نسق میں مناسب حصہ دیں گے۔ تو اس طرح صلح صفائی کے ساتھ تو ان سے ایک روپیہ میں سے آٹھ آنہ بھی قبول کر لئے جائینگے بشرطیکہ اٹھنی کھری ہو۔ لیکن اگر انہوں نے وقت کی ضروریات کا احساس نہ کیا تو ان کا نظام سخت خطرہ میں پڑ جائیگا۔

جھریا ۷ اپریل۔ مسٹر بوس کے معالجین نے اعلان کیا ہے۔ کہ ان کا ٹمپریچر نارمل ہو گیا ہے۔ پھیپھڑے بھی نارمل حالت پر آ رہے ہیں۔ اور امید ہے بہت جلد وہ کلیۃً صحت یاب ہو جائیں گے۔ گو طاقت حاصل کرنے میں ابھی وقت لگے گا۔

ماسکو ۷ اپریل۔ حکومت روس کی طرف سے مسٹر روز ویلٹ کو اس اپیل کے لئے جو انہوں نے ڈکٹیٹروں سے کی ہے۔ مبارکباد اور شکریہ کا تار ارسال کیا گیا ہے۔ اور یقین دلایا گیا ہے۔ کہ روس کے باشندے جو عالمگیر امن کے خواہاں ہیں۔ اس اپیل کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

لنڈن ۷ اپریل۔ سپین سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سپین کی بندرگاہوں میں اطالوی جنگی جہاز کثیر تعداد میں جمع ہو رہے ہیں۔ جس سے جبرالٹر اور مصر پر حملے کا خطرہ ہے۔ برطانوی گورنمنٹ بھی مدافعت کی تیاریوں سے غافل نہیں۔ اور دفاعی لائنوں کے نقشے تیار کئے جا رہے ہیں۔

کراچی ۷ اپریل۔ ادم منڈلی کے حالات کی تحقیقات کے لئے حکومت کی طرف سے جو ٹریبونل مقرر کیا گیا تھا اس نے دو ہفتہ کے بعد کام ختم کر دیا ہے۔ اور آئندہ ماہ ہفتہ رپورٹ گورنمنٹ کو مل جائیگی۔ تحقیقات یکطرفہ ہی کی گئی ہے۔ کیونکہ منڈلی کی کسی لڑکی نے شہادت کے لئے اپنے آپ کو پیش نہیں کیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

تمام جماعتوں میں ۷ اپریل کا خطبہ ۲۱ اپریل کے جمعہ میں سنایا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کی مالی قربانیوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو کچھ ۷ اپریل کے خطبہ میں فرمایا وہ شائع ہو چکا۔

چونکہ ۷ اپریل کا خطبہ گزشتہ جمعہ کے دن شائع ہُوا تھا۔ اس لئے سوائے چند جماعتوں کے کہیں نہیں پہونچا۔ اس لئے ۲۱ اپریل کو جمعہ کے دن ۷ اپریل کا خطبہ تمام جماعتوں میں سنایا جائے۔ اور تحریک جدید کی قربانیاں کرنے والے احباب پر واضح کیا جائے۔ کہ انہیں اپنے وعدے جلد سے جلد پورے کرنے چاہئیں۔ ایسا نہ ہو کہ خطبہ سننے کے بعد اسے کل پر ڈال دیا جائے۔ اس طرح تحریک جدید کا وعدہ کبھی بھی پورا نہیں ہو سکے گا۔ بلکہ سیکرٹری مال کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وُہ اپنی جماعت کے وعدہ کرنے والے ہر دوست سے دریافت کرے۔ اور ان کو توجہ دلائے۔ کہ اگر وُہ اس وقت یکشت نہیں ادا کر سکتے تو اسی مہینہ سے قسطیں ادا کرنا شروع کر دیں۔

زمیندار جماعتوں کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزار والی الٰہی فوج میں نام لکھوانے کے لئے ابھی سے ماحول پیدا کرنا چاہیئے۔ کہ جب وقت فصل آئے وہ اپنے امام کے حضور پیش کئے گئے وعدہ کو سو فی صدی پورا کر سکیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

خلافت جوبلی فنڈ میں جماعت ہائے احمدیہ کے مزید وعدے

مفصلہ ذیل جماعتوں نے مندرجہ بالا فنڈ میں مزید وعدے بھیجے ہیں جو شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ جن جماعتوں کی طرف سے ابھی تک وعدے نہیں آئے۔ ان سے توقع ہے کہ وُہ بہت جلد فہرست وعدہ ہائے بھیجکر ممنون فرمائیں گی۔ چونکہ وقت تھوڑا رہ گیا ہے ساتھ کے ساتھ وصولی کی بھی کوشش کر کے رقوم مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں گی۔

جماعت	رقم	جماعت	رقم
میگاڈی افریقہ	۵۴۲ ــ ۰ ــ ۰	پتوکے	۴۱ ــ ۰ ــ ۰
بمبئی مزید	۴۹۳ ــ ۰ ــ ۰	علی پور چک ۱۱۸ ملتان	۱۶۵ ــ ۰ ــ ۰
خانپور رحیم یار خاں مزید	۱۹۸ ــ ۰ ــ ۰	سری نگر	۸۶ ــ ۱۱ ــ ۰
مردان	۵۰۲ ــ ۰ ــ ۰	جموں مزید	۲۶۰ ــ ۰ ــ ۰
موبلنکے	۹۰ ــ ۰ ــ ۰	گوجرانوالہ	۳۰۹ ــ ۰ ــ ۰
بنوں	۴۲۳ ــ ۰ ــ ۰	ہیڈ رسول	۳۰ ــ ۰ ــ ۰
اکال گڑھ	۴۰ ــ ۰ ــ ۰	اجمیر ہوشیار پور مزید	۴۷ ــ ۸ ــ ۰
دیوانی وال	۶۵ ــ ۶ ــ ۰	کوئٹہ مزید	۱۵۷ ــ ۰ ــ ۰
پٹیالہ ساہیاں	۸۷ ــ ۲ ــ ۰	چک ۳۵ جنوبی سرگودہا	۶۷ ــ ۸ ــ ۰

(باقی)

(ناظر بیت المال)

خُدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	ضلع	نمبر	نام	ضلع
۶۲۱	علی گوہر صاحب	ضلع امرتسر	۶۶۴	محمد شریف صاحب	ضلع گورداسپور
۶۲۲	غلام قادر صاحب	" گورداسپور	۶۶۵ تا ۶۶۸	فضل احمد صاحب معہ تین بچگان	"
۶۲۳	اللہ دتا صاحب	" گجرات			
۶۲۴	حسین بی بی صاحبہ	" "	۶۶۹	محمد بی بی صاحبہ	"
۶۲۵	محمد رمضان صاحب	" جھنگ	۶۷۰ تا ۶۷۶	خیراں بی بی صاحبہ معہ ۶ بچگان	"
۶۲۶	ذوالفقار علی صاحب	" کیمل پور			
۶۲۷	ریشم بی بی صاحبہ	ننگر پارکر سندھ	۶۷۷	خلیل احمد صاحب	"
۶۲۸	محمد حسین صاحب	ضلع منٹگمری	۶۷۸	برکت صاحب	"
۶۲۹ تا ۶۳۵	۷ کس	" کرنال	۶۷۹ تا ۶۸۱	محمد رمضان صاحب معہ ہمشیرہ و بھائی	"
۶۳۶	فضل الدین صاحب	" رحیم یار خاں			
۶۳۷	مسماۃ جیناں صاحبہ	" "	۶۸۲	مختار بی بی صاحبہ	"
۶۳۸	بشیر احمد صاحب	" "	۶۸۳	گوہر علی صاحب	"
۶۳۹	ہاجرہ بی بی صاحبہ	" "	۶۸۴	برکت بی بی صاحبہ	"
۶۴۰	آمنہ بی بی صاحبہ	" "	۶۸۵	رحیم بی بی صاحبہ	"
۶۴۱	عالم بی بی صاحبہ	" "	۶۸۶	راج بی بی صاحبہ	"
۶۴۲	عائشہ بی بی صاحبہ	" "	۶۸۷	بشیر احمد صاحب	"
۶۴۳	اکبر علی صاحب	" گورداسپور	۶۸۸	محمد بوٹا صاحب	"
۶۴۴	عبد اللہ صاحب	" "	۶۸۹	غلام فرید صاحب	"
۶۴۵	محمد احمد صاحب	" "	۶۹۰	بدر الدین صاحب	"
۶۴۶	عبد السلام صاحب	" "	۶۹۱	عزیز احمد صاحب	"
۶۴۷	خیراں بی بی صاحبہ	" "	۶۹۲	محمد بخش صاحب	"
۶۴۸	ولی محمد صاحب	" "	۶۹۳	نواب الدین صاحب	"
۶۴۹	حسین محمد صاحب	" "	۶۹۴	تالو صاحب	"
۶۵۰	جلال الدین صاحب	" "	۶۹۵	جمال الدین صاحب	"
۶۵۱	خواجہ احمد صاحب	" "	۶۹۶	غلام اصغر علی صاحب	ضلع گجرات
۶۵۲	شریف احمد صاحب	" "	۶۹۷	محمد عثمان صاحب	" لاہور
۶۵۳	اسمٰعیل صاحب	" "	۶۹۸	سردار بخش صاحب	" جھنگ
۶۵۴	اسمٰعیل صاحب	" "	۶۹۹	کرم الدین صاحب	" امرتسر
۶۵۵	غلام رسول صاحب	" "	۷۰۰	حسن آرا بیگم صاحبہ	اجمیر
۶۵۶	علم الدین صاحب	" "	۷۰۱	سعیدہ بیگم صاحبہ	"
۶۵۷	علی محمد صاحب	" "	۷۰۲	عبد الحکیم صاحب	"
۶۵۸	محمد صادق صاحب	" "	۷۰۳	عبد الرحیم صاحب	"
۶۵۹	مختار احمد صاحب	" "	۷۰۴	عالم بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۶۶۰	خیراتی صاحب	" "	۷۰۵	روشن بی بی صاحبہ	" "
۶۶۱	غلام محمد صاحب	" "	۷۰۶	چراغ بی بی صاحبہ	" سیالکوٹ
۶۶۲	محمد بخش صاحب	" "	۷۰۷	نذیر احمد صاحب	" گورداسپور
۶۶۳	فضل احمد صاحب	" "			

(باقی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ صفر ۱۳۵۸ھ

افزائشِ نسل کیلئے جرمنی کا غلط طریق عمل

انبیاء علیہم السلام کی تعلیم دُنیا میں روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتی ہے دُنیا اخلاق اور روحانیت سے عاری ہو جاتی ہے۔ اور اخلاقی تنزل اس میں عبرت ناک طور پر پایا جاتا ہے۔ بظاہر ایک آباد جہان دکھائی دیتا ہے۔ لیکن درحقیقت وُہ آبادی شہر خموشاں سے بھی بدتر ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں فتنہ و شرارت۔ بدی اور بدکاری کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی نبی کو بھیجتا ہے۔ تو اس کی تعلیم مسیحائی رُوح لئے ہوئے ہوتی ہے جس کے ذریعہ آہستہ آہستہ زندگی پیدا ہونے لگتی ہے۔ اور حقیقی معنوں میں زندہ انسان نظر آنے لگتے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں یہی استعارہ استعمال کیا ہے جسے ناسمجھی سے لوگوں نے اس مفہوم میں لے لیا۔ کہ گویا حضرت مسیح حقیقی مُردے زندہ کیا کرتے تھے۔ حالانکہ حقیقی مُردے اگر روحانی ہوں۔ تو خود ہمیں اس سے اتفاق ہے۔ کہ حضرت مسیح نے ایسے مُردے زندہ کئے۔ لیکن اس سے مراد اگر جسمانی مُردے ہوں۔ تو یہ درست نہیں۔ کیونکہ جسمانی مردوں کو کوئی انسان زندہ نہیں کر سکتا۔

بہر حال انبیاء ایک قیامت صغریٰ ہوتے ہیں۔ جن کے مقدس ہاتھوں پر قوموں کا احیاء مقدر ہوتا ہے۔ وُہ کوئی ایسی تعلیم نہیں لاتے۔ جو لوگوں کے اخلاق۔ اور عادات کے لئے مفید نہ ہو۔ بلکہ ان کی تعلیمات خواہ تمدنی امُور کے متعلق ہوں۔ خواہ مذہبی اور سیاسی امُور کے متعلق۔ سب کی سب بے حد نفع بخش اور انسان کی رُوح کو منور کرنے والی ہوتی ہیں اور اعلیٰ سے اعلیٰ اخلاق سکھاتی ہیں۔

اسلام کی انہی تعلیمات میں سے جو اس نے بنی نوع انسان کے اخلاق کی اصلاح اور دُنیوی طور پر معراجِ کمال پر پہنچانے کے لئے پیش کیں۔ ایک تعدد ازواج کی تعلیم بھی ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ اس مسئلہ کو اس کی تمام تفاصیل کے ساتھ عام لوگوں نے پوری طرح سمجھا نہیں۔ اور اس پر بے جا اعتراضات کرنے لگ گئے۔ ورنہ نہ یہ تعیش کا ذریعہ ہے۔ اور نہ ناقابلِ عمل۔ تمام روکیں اور اغلال۔ رسم و رواج کی پابندی اور ہمت کی کمی کے نتیجہ میں محسوس ہوتی ہیں۔ اگر رسمی اغلال کی بجائے ان قیود کو انسان اپنے اوپر عائد کرے۔ جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ تو شرعی احکام کی بھی بے قدری نہ ہو۔ اور انسان خود بھی مختلف قسم کی بدیوں میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہے۔

بہر حال تعدد ازواج ایک اسلامی تعلیم ہے۔ یعنی اسلام ایک سے چار تک شادیاں ایک ہی وقت کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ اجازت مخصوص حالات میں ہی ہوا کرتی ہے۔ اگر کسی کے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ یا ہوتی تو ہے مگر فوت ہو جاتی ہے۔ یا اس کی بیوی کسی ایسے عارضہ میں مبتلا ہے۔ جس کے نتیجہ میں خاوند کی جان بھی خطرہ میں گھری رہتی ہے تو ایسے حالات میں اگر وہ اسلام کی اس اجازت سے فائدہ اُٹھاتا ہے۔ تو کوئی حرج نہیں۔

غرض ہر صورت میں ضروری ہے۔ کہ انسان کو اگر جائز حاجت مجبور کرے۔ تو وُہ اس طریق سے جو خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ ہے۔ فائدہ اُٹھائے مگر افسوس ہے کہ یوروپین حکومتیں اس قسم کی احتیاجات کو تسلیم کرنے کے باوجود وُہ طریقِ عمل اختیار کرنے پر ابھی آمادہ نہیں۔ جو اسلام نے مقرر کیا ہے۔ یعنی تعدد ازواج کا رواج۔ بلکہ اس کے برعکس غیر فطری طریق اختیار کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک خبر مظہر ہے۔ کہ جرمنی میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وُہ کنواری لڑکیاں جو قوم کے لئے بچے پیدا کریں گی۔ انہیں انعام دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی ان کی سہولت کے لئے یہ اعلان بھی کیا گیا ہے۔ کہ اگر وُہ بچے پیدا کریں گی۔ تو انہیں ان کی پرورش سے بے نیاز کر دیا جائے گا۔ اور کنواری ماؤں کو ان کے بچوں کی پرورش کے لئے پانچ سو مارک ماہوار انعام دیا جائے گا۔

یہ اعلان مشرقی تہذیب کے نقطۂ نگاہ سے کس قدر حیا سوز اور دُور از شرافت ہے۔ اس کے لئے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ یہ اعلان محض اس لئے کرنا پڑا۔ کہ جرمن قوم اپنی آبادی بڑھانا چاہتی ہے۔ اور یہ اضافہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب بچے زیادہ پیدا ہوں۔ اب اس کی ایک صورت تو یہ تھی۔ کہ ہر شادی شدہ شخص ایک سے زیادہ شادیاں کرتا۔ یا وُہ لوگ جو شادی شدہ نہیں۔ وہ لازماً شادی کرتے۔ اور مجرد کوئی نہ رہتا مگر اس طریق کو اختیار نہیں کیا گیا بلکہ ایسی راہ اختیار کی گئی ہے۔ جو اخلاق کے لئے سم قاتل اور نہایت نقصان رساں ہے۔ تازہ مردم شماری کے مطابق جرمنی کی آبادی چھ کروڑ کے قریب ہے۔ جس میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ ایسی صورت میں یقیناً عقل و سنجیدگی کا تقاضا یہ تھا۔ کہ اسلام کے پیش کردہ طریق پر عمل کیا جاتا۔ مگر اسے نظر انداز کر دیا گیا۔ لیکن یہ حالات زیادہ دیر تک نہیں رہ سکتے۔ اور یقیناً ایک دن یوروپین اقوام کی آنکھیں کھلیں گی۔ اور وہ اس طریق کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہوئے اسی اصل کو اختیار کرنے پر مجبور ہونگی۔ جو اسلام آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے دُنیا کے سامنے پیش کر چکا ہے۔

ریڈیو پر مقدس کتب کے متعلق تقریریں

لکھنؤ ریڈیو سٹیشن نے مختلف مذاہب کی مقدس کتب کے متعلق تقریروں کا ایک سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ دیدوں پر پہلے تقریر ہو چکی ہے۔ آج (۱۸ اپریل) قرآن کریم کے متعلق مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی کی تقریر تھی۔ تقریر بحیثیت مجموعی عمدہ اور مؤثر تھی۔ قرآن کریم کے احکام انہوں نے ایسے رنگ میں بیان کئے۔ جن سے ان کی فضیلت ظاہر ہوتی تھی۔ البتہ یہ بات ہماری سمجھ میں نہ آئی۔ کہ ایک طرف تو انہوں نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ دُنیا کی اصلاح اور راہ نمائی کے لئے نبی بھیجتا رہا ہے۔ اور دوسری طرف یہ کہا کہ اب سلسلۂ نبوت بند ہو گیا ہے۔ یہ اسلام کی خوبی کیا ہوئی۔ جبکہ دُنیا اب بھی اس اصلاح کی محتاج ہے۔ جو انبیاء کرتے رہے ہیں بہر حال سلسلہ تقاریر بہت مفید ہے اور مفید بنایا

بائیبل میں سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق بشارات

شیریں کلام اور محمدؐ نام والا محبوب

(۵)

بشارت ہفتم

"اس کا مونہہ سب سے زیادہ شیریں ہے"۔ (غزل ۵/۱۶ کیتھولک بائیبل) مونہہ سے مراد بائیبل کے محاورہ میں کلام ہے۔ (و) میں نے اپنے مونہہ سے اس کی منت کی۔ ایوب ۱۹/۱۶ (ب) اس نے اپنے مونہہ کو تیز تلوار کی مانند کیا۔ یسعیاہ ۴۹/۲ (ج) مونہہ کی لاٹھی یسعیاہ ۱۱/۴ گویا حضرت سلیمان کے محبوب کا کلام سب سے زیادہ شیریں ہے۔ نبی دو گونہ کلیم ہوتا ہے۔ ایک انسان سے کلام کرتا ہے۔ اور دوسرے خدا سے ہمکلام ہوتا ہے۔ استثنا ۱۸/۱۸ میں رسول برحق کے متعلق لکھا ہے۔ "میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ اپنا کلام اس کے مونہہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا۔ وہ سب ان سے کہیگا، یہاں کلام سے مراد شریعت کا کلام ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف یہ کہ خود شیریں کلام تھے۔ بلکہ آپ پر نازل شدہ کلام میں غائت درجہ شرینی ہے۔ شہد سے کہیں بڑھ کر۔ اس کلام کی جاذبیت اور بے پناہ تاثیر وکشش کی ایک ہلکی سی جھلک یورپ کے مشہور فلسفی گوئٹے کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ "وہ انسان بھی جو قرآن کو نفرت اور حقارت کے جذبات سے کر پڑھنے بیٹھتا ہے۔ اثنائے تلاوت میں اس کی عزت کے جذبات سے پُر ہو جاتا ہے۔ اور ختم کرنے پر محبت کے جذبات سے کر اٹھتا ہے۔"

(ب) پھر اس شیریں کلام (قرآن مجید) نے ہی تمام انبیاء کو پاک اور مقدس بتلایا۔ ان کو بائبل کے الزامات اور حیاسوز اتہامات سے بری کیا۔

(ج) سلیمان کہتے ہیں کہ میں اپنے معشوق کی ہوں اور میرا معشوق میرا ہے (غزل ۲/۱۶) تیرا عشق کیا لطیف ہے مے سے زیادہ لذیذ۔ تیرے عطروں کی مہک تمام خوشبوؤں سے اعلیٰ تر ہے۔ غزل ۴/۱۰ سلیمان کے بعد کئی خوشبوئیں آسمان سے نازل ہوئیں۔ لیکن کیا سلیمان نے کسی کو معطر کیا؟ سلیمان کو معطر کرنے والا اس کا محبوب محمدؐ تھا۔ جس کا شوق سلیمان کی طرف ہوا۔ (غزل ۷/۱۰) اور اس کو اپنے شیریں کلام کے ذریعہ پاک اور مقدس بتلایا۔ بائیبل نے حضرت سلیمان پر شرک کا الزام لگایا۔ لکھا ہے سلیمان کی سات سو بیگمات اور تین سو حرمیں تھیں۔ لیکن تاہم وہ بہت سی اجنبی عورتوں کو فرعون کی بیٹی کے سوا چاہتا تھا۔ ان عورتوں نے سلیمان سے بت پرستی کرائی (سلاطین ۱ ۱۱/۱تا۵ نحمیاہ ۱۳/۲۶-۲۷) پھر لکھا ہے "پر تو نے اپنی رانیں عورتوں کی طرف جھکائیں تو وہ تیرے جسم پر غالب آئیں۔ تو نے اپنے جلال کو داغ دیا۔ اور اپنی نسل کو ناپاک کیا۔ (یشوع بن سیراخ ۴۷/۲۱-۲۲ کیتھولک بائیبل) پھر لکھا ہے سلیمان کا رجوع خدا کی طرف نہ رہا (سلاطین ۱ ۱۱) اعوذ باللہ من ھذا لیکن محبوب سلیمان کے شیریں کلام نے اپنے عاشق کو ان الزامات خبیثہ سے پاک ٹھہرایا۔ اور بآواز بلند کہا وما کفر سلیمان پھر اس کو تقوے کی خوشبوؤں سے یہ کہہ کر معطر کیا۔ وھبنا لداؤد سلیمان نعم العبد انہ اواب ...... ان لہ عندنا لزلفیٰ وحسن مآب (سورہ ص رکوع ۳) یعنی ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا۔ وہ کیسا ہی اچھا بندہ تھا۔ وہ خدا کی طرف رجوع کرنیوالا تھا اسکو ہمارے حضور تقرب اچھی منزلت اور حسن مآب عطا تھا۔ پس سلیمان کا محبوب یہی ہے۔ جو کہ ہدائت ورشد کا شیریں چشمہ ہے۔ جس نے سلیمان کی تقدیس کی۔ اس لئے وہ مستحق ہے کہ سلیمان اس کی حمد وثنا کرے نہ کہ انجیل کا یسوع جس نے سب انبیاء کو چور اور بٹمار کہا (یوحنا ۱۰/۸) شریعت انجیل میں مرقوم نسب نامہ میں لکھا ہے۔ اور داؤد سے سلیمان اس عورت سے پیدا ہوا۔ جو پہلے اوریا کی بیوی تھی۔ (متی ۱/۶) چنانچہ لکھا ہے نعوذ باللہ داؤد نے اوریا کو مروا کر اس کی بیوی سے زنا کیا۔ جس کے بطن سے سلیمان پیدا ہوئے۔ (سموئیل ۲ ۱۱/۱تا۱۷) اب بتاؤ سلیمان کا محبوب (جیسا کہ بتایا جاتا ہے) انجیلی یسوع ہو سکتا ہے۔ یقیناً نہیں بلکہ سلیمان کا محبوب وہی ہے جو کہ رحمۃ للعالمین اور مصدق الانبیاء ہے۔ جس کی غلامی میں اس وقت تک کوئی داخل نہیں ہو سکتا جب تک سب انبیاء کی تصدیق وتقدیس نہ کرے۔ (اللھم صل علیٰ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) جس پر نازل شدہ شیریں کلام سب انبیاءؑ کو پاک اور مطہر بتلاتا ہے۔

قرآن مجید کی فصاحت وبلاغت

علاوہ بریں یہ ایک حقیقت ہے کہ جتنا کلام فصیح اور بلیغ ہوگا۔ اتنا ہی وہ شیریں ہوگا۔ چنانچہ مذکورہ غزل میں حضرت سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "اس کا مونہہ یعنی کلام سب سے زیادہ شیریں ہے۔" گویا وہ کلام سب انبیاء کے کلام سے بڑھ کر فصیح اور بلیغ اور یگانہ روزگار ہوگا۔ اور غیر معمولی شان رکھتا ہوگا۔ چنانچہ دنیا میں ایک ہی کلام ہے جس نے اپنی فقید المثال فصاحت اور بلاغت کا دعوےٰ کیا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ھذا لسانٌ عربیٌّ مبینٌ پ ۱۴ کہ قرآن مجید کی زبان عربی ہے جو فصیح اور وضاحت کرنے والی زبان ہے۔ اور پھر عربی وہ کہ جو عربی مبین ہے یعنی فصیح ترین چنانچہ قرآن مجید کا تمام دنیا کے لئے چیلنج ہے۔ فاتوا بسورۃ من مثلہٖ پھر فرمایا اگر تمام انسان متحد ہو کر قرآن مجید کی مثل لانے کی کوشش کریں تو وہ کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔

(سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۱۰)

کلام پاکِ یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز\
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

چنانچہ یورپ کے محققین نے بھی قرآن مجید کی فصاحت وبلاغت کے اعجاز کو تسلیم کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

"قرآن کی زبان بلحاظ الفاظ عرب نہائت فصیح ہے۔ اس کی انشائی خوبیوں نے اسے اب تک بے مثل اور بے نظیر ثابت کیا ہے۔ علاوہ ازیں اس کے احکام اس قدر مطابق عقل وحکمت واقع ہوئے ہیں۔ کہ اگر انسان انہیں چشم بصیرت سے دیکھے۔ تو وہ ایک پاکیزہ زندگی بسر کرنے کے کفیل ہو سکتے ہیں۔ (ماخوذ)

پاپولر انسائیکلو پیڈیا جلد ۷ صفحہ ۳۲۶

کونٹ ہنری دی کاسٹری بھی اپنی کتاب "الاسلام" میں لکھتے ہیں کہ "عقل بالکل حیرت زدہ ہے۔ کہ اس قسم کا کلام اس شخص کی زبان سے کیونکر ادا ہوا۔ جو بالکل امی تھا۔ تمام مشرق نے اقرار کیا ہے۔ کہ یہ وہ کلام ہے کہ نوع انسانی لفظاً ومعناً ہر لحاظ سے اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ (ماخوذ)

الغرض حضرت سلیمان علیہ السلام کی مذکورہ بشارت کا حرف حرف قرآن مجید پر صادق آتا ہے۔ قرآن مجید ایک شیریں چشمہ ہے۔ جس میں فصاحت وبلاغت کے سمندر موجزن ہیں۔ اور یہی سلیمان کے محبوب کا نشان تھا کہ اس کا کلام سب سے زیادہ شیریں یعنی فصیح اور بلیغ ہوگا۔

یہ بشارت حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے نہیں ہو سکتی - کیونکہ ان کی اپنی انجیل تو دُنیا میں کہیں موجود ہی نہیں - پھر وُہ خود بخود اپنی شریعت کو ناتمام بتلاتے ہیں (یوحنا ۱۶/۱۲) کیونکہ کامل شریعت کی برداشت واہمیت آپ کی قوم میں نہ تھی - (یوحنا ۱۶/۱۴) اور آپ تمثیلوں میں اس لئے باتیں کیا کرتے تھے - کہ "وہ لوگ جن کو خدا کی بادشاہت کا بھید نہیں دیا گیا" دیکھتے ہُوئے دیکھیں اور معلوم نہ کریں - اور سنتے ہوئے سنیں - اور نہ سمجھیں - ایسا نہ ہو - کہ وُہ رجوع لائیں - اور معافی پائیں (مرقس ۴/۱۱) لیکن دوسری طرف آپ نے پیشگوئی کی - کہ رُوح حق (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) تمہیں سب کچھ بتلائے گا - یعنی کامل شریعت لائے گا - (یوحنا ۱۴/۱۶ تا ۱۲) اور سب انبیاء کی شریعتوں سے کامل شریعت کا اقتضا ہے - کہ وُہ اپنی فصاحت و بلاغت اور لطافت کے لحاظ سے بھی اکمل ترین ہو - چنانچہ وُہ شریعت قرآن مجید ہے - جو سلیمان کے محبوب کا شیریں کلام ہے - اور جس شیریں کلام نے سلیمان کو اور تمام انبیاء کو بائیبل کے اتہامات سے بری قرار دیا ہ

بشارت ہشتم

بالآخر حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے جذبۂ عشق سے مخمور ہو کر اپنے محبوب کا نام بھی لے دیتے ہیں - چنانچہ پہلے تو آپ اپنے محبوب کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرتے ہُوئے والہانہ عشق ومحبت کا اظہار کرتے ہیں - اس کے حسن و شباب کی شراب سے مخمور نظر آتے ہیں - اس کی گفتار و رفتار سے مست ہُوئے جاتے ہیں - اس کی ہر ادا پر شیریں گر دل گداز سے کھوئے ہُوئے نظر آتے ہیں - اس کی شبیہ پاک اور سیمیں بدن پر ہزار جان سے فدا ہوتے ہیں - اس کی شیریں کلامی سے لطف اندوز ہوتے ہیں - غرضکہ اپنے محبوب کی ظاہری و باطنی رعنائی وزیبائی اور حسن وجمال کے نقشے کھینچنے کے بعد بالآخر یوں گویا ہوتے ہیں" ہاں وُہ محمدیم ہے - یہ ہے میرا محبوب - یہ ہے میرا جانی - یعنی جس محبوب کی تعریف میں میں رطب اللسان ہوں - وہ تو خود تعریف مجسم ہے - اس کا تو نام ہی محمد ہے - جس میں یہ تمام خوبیاں موجود ہیں - وُہ تو مجموعی طور پر سراپا محمدیم ہے - یعنی حد سے زیادہ تعریفوں کا مستحق ہے ... ستائش کردہ محمود الحق والخلق " یہاں حضرت سلیمان نے اپنے محبوب کا نام محمد بتلایا ہے - اس میں ایک لطیف نکتہ - باریک حکمت اور کمال موزونیت ہے جس لطیف حکمت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تصوف کے رنگ میں بیان فرمایا اور وہ یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دونو ناموں محمد اور احمد میں دو جدا جدا کمال ہیں - احمد کا نام تو آپ کی جمالی زندگی کا آئینہ دار ہے لیکن محمد کا نام جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے - جو نہایت درجہ تعریف کیا گیا ہے - اس میں ایک معشوقانہ رنگ ہے کیونکہ معشوق کی تعریف کی جاتی ہے اس میں جلالی رنگ کا ہونا ضروری ہے پس چونکہ سلیمان علیہ السلام نے اپنے محبوب کی جلالی زندگی کو پیش کیا - اس لئے آپ نے اپنے محبوب کا نام بھی احمد کی بجائے محمد بتلایا - کیونکہ اسم محمد سے جلال ٹپکتا ہے اور نیز سلیمان علیہ السلام چونکہ خود عاشق ہیں - اور وُہ اپنے معشوق سے والہانہ محبت کا اظہار کرتے ہیں - اس لئے آپ اپنے محبوب کو محمد نام سے یاد کرتے ہیں - کیونکہ محمد اپنی معنوی حیثیت سے محبوبانہ انداز معشوقانہ شان اور جلال وحشمت کا حامل ہے - یہی وجہ ہے - کہ محمدیم کا ترجمہ اردو بائیبل میں "سراپا عشق انگیز" کیا گیا - پس جو سراپا عشق انگیز اور سراسر تعریف ہے - اس میں معشوقانہ شان اور جلال کا پایا جانا لازمی ہے - اور یہی حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے محبوب کی طرف منسوب کرتے ہیں - اور اسے دس ہزار قدوسیوں کے ہمرکاب فتح وظفر کے پھریرے لہراتے ہوئے دیکھتے ہیں ہ

افسوسناک تحریف

غزل الغزلیات میں محبوب سلیمان کا نام محمدیم وارد ہوا - لیکن بائیبل کے تراجم میں محمدیم کا لفظ قائم نہیں رکھا گیا - بلکہ اس کا ترجمہ "سراپا عشق انگیز" کر دیا گیا - حالانکہ سیاق کلام کا اقتضا ہے - کہ محبوب سلیمان کا نام محمدیم قائم رکھا جائے - کیونکہ اس کے بغیر اس لطافت آفریں کلام کی موزونیت میں فرق آتا ہے - چنانچہ خط کشیدہ الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ اپنے محبوب کا نام لے رہے ہیں " وُہ محمدیم ہے - یہ ہے میرا محبوب یہ ہے میرا جانی " علاوہ بریں اگر عبرانی اور عربی بائیبل کو دیکھا جائے تو اس میں صاف حضرت سلیمان کے محبوب جانی کا اسم گرامی محمدیم مرقوم ہے ہ

ایک غلط فہمی کا ازالہ

کہا جاتا ہے - یہاں محمد نہیں بلکہ محمدیم ہے جو کہ جمع ہے - اس لئے یہ کسی خاص شخص کا نام نہیں ہو سکتا - (حضرت محمدؐ اور کتاب مقدس صفحہ ۲۲) لیکن یاد رہے کہ عبرانی قاعدہ کے رو سے یہاں یم عظمت وشان کی زائد ہے - چنانچہ جب کوئی عظیم الشان ہستی مخاطب ہو تو اس کے اسم کے بعد ہی یم علامت جمع زائد کر دیتے ہیں جیسا کہ عبرانی میں خدا تعالےٰ کا نام الوہ ہے لیکن اظہار فضیلت کے لئے اس کی جمع الوہیم کر دی گئی - اسی طرح بعل ایک بُت کا نام ہے - دیکھو ہوسیع ۲/۱۳ - سلاطین ۲ - ۱۶/۱۷ - لیکن اس کی بخیال اکرام بعلیم کر کے پکارا جاتا ہوسیع ۲/۱۱ قاضیوں ۲/۱۱ - دور کیوں جائیں خود لفظ محمدیم کے پہلے عبرانی لفظ مِمتَقیم آیا ہے جو جمع کا صیغہ ہے - لیکن ترجمہ صیغۂ واحد میں کیا گیا" اس کا مونہہ سب سے زیادہ شیریں ہے" بعینہٖ اسی طرح چونکہ سلیمان کا محبوب تمام نبیوں سے خوبتر اور ہر ایک سے افضل تھا (غزل ۵/۹) اس لئے اس کے نام کے بعد یم عظمت وشان کی زائد کر کے محمدیم کر دیا گیا جس کا مقصد ہے - کہ محمد جو تمام انبیاء پر فضیلت رکھتا ہے - یعنی محمدیم یعنی محمد عظیم - اس کا مطلب یوں ہو جائے گا" اس کا کلام سب سے زیادہ شیریں یعنی فصیح اور بلیغ ہے وہ از خود محمد ہے - اور اپنی عظمت وشان کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر ہے یعنی محمدیم "

بشارت نہم

یہی نہیں - کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے محبوب کی عدیم المثال شیریں کلامی - اور اس کے اسم گرامی سے مطلع کرتے ہیں - بلکہ آپ اس کے شجرہ نسب سے بھی اطلاع دیتے ہیں - چنانچہ اردو بائیبل میں جن الفاظ کا ترجمہ "یہ میرا محبوب ہے " کیا گیا - وُہ عبرانی میں" زہ دودی" ہیں - زہ کے معنی یہ - دودی کے معنے میرا محبوب - لیکن بالخصوص یہ لفظ (دود) عمومی محبوب کے لئے استعمال ہوتا ہے - یعنی ایسا محبوب جو چچا یعنی باپ کا بھائی ہو - چنانچہ عبرانی اور کلدانی انگریزی لغت میں اس لفظ کے متعلق لکھا ہے :-

A friend specid by a father's brother uncle by a father's side

(ماخوذ از کتاب " میثاق النبیین)

گویا حضرت سلیمان علیہ السلام نے واضح کیا - کہ میرا محبوب اسرائیلی نہیں - بلکہ میرے چچیرے بھائیوں میں سے ہے - چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام (یعقوب علیہ السلام کی نسل) سے بنی اسرائیلی تھے - جن کے چچیرے بھائی (اسماعیل علیہ السلام کی نسل) سے بنو اسماعیل ہیں - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بنی اسماعیل سے تھے اس لحاظ سے سلیمان کا محبوب محمدیم (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) حضرت سلیمان علیہ السلام کا چچا ٹھہرے - علےٰ ہذا القیاس :-

یاد رہے - کہ علم کلام اور علم ادب میں بعض دفعہ محبت کے اظہار کے لئے تذکیر وتانیث کی پابندیوں کی پروا نہیں کی جاتی - یہی وجہ ہے کہ سلیمان کبھی تو اپنے محبوب کو مذکر باندھتے ہیں - (میرا محبوب سُرخ وسفید ہے) اور کبھی میری محبوبہ کر کے پکارتے ہیں - غزل ۶/۴ بلکہ حضرت سلیمان اپنا ذکر کئی بار بصیغۂ تانیث کرتے ہیں - دیکھو غزل ۴/۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۵/۱۶ - ۱۷ - ۲/۱۶ و ۶/۴ ہ

بشارت دہم

"یہ ہے میرا جانی اے یروشلم کی بیٹیو" (ا) یہاں بیٹیوں سے مراد محاورہ بائیبل میں اہالیان یا باشندگان یروشلم ہیں۔ دیکھو یسعیاہ ۳/۱۶ و ۴/۴ زکریا ۹/۹ متی ۲۱/۵ وغیرہ (ب) یروشلم دو بتلائے گئے۔ ایک ہاجرہ کا یروشلم اور دوسرا سارہ کا یروشلم گلتیوں ۴/۲۵ عبرانیوں ۱۲/۲۲-۲۰ ایک پہلا یروشلم جو موجود تھا اور ایک بعد میں آسمان سے اترنے والا یعنی مکہ معظمہ اور کعبۃ اللہ مکاشفہ ۲۱/۲ جس کے تعلق حجائی نبی نے پیشگوئی کی۔ "اور سب قوموں کا متمنّیٰ (یعنی قومیں جس کے لئے چشم براہ ہیں) آئیگا۔ اور میں اس گھر کو جلال سے بھر دوں گا۔ ...... رب الافواج فرماتا ہے اور اس پچھلے گھر کا جلال پہلے سے زیادہ ہوگا۔ اور اس جگہ میں سلامتی عطا کروں گا (من دخلہ کان امنا) (حجائی ۲/۸ تا ۱۰ کیتھولک بائیبل) القصہ میں بتا چکا ہوں کہ یروشلم دو بیان ہوئے۔ یہی وجہ ہے "اے یروشلم کی بیٹیو" غزل ۵/۱۶ میں یروشلم تثنیہ کے صیغہ میں وارد ہوا۔ گویا حضرت سلیمان علیہ السلام سارہ کے یروشلم کے لوگوں یعنی بنی اسرائیل اور ہاجرہ کے یروشلم کے لوگوں یعنی بنی اسمٰعیل کو آگاہ کرتے ہیں۔ اور اپنے محبوب پر ایمان کی دعوت دیتے ہیں۔ اور ایک اور پیغام دیتے ہیں۔ جو کہ غزل ۵/۸ میں بیان ہوا وہ یہ کہ "اے یروشلم کی بیٹیو اگر میرا محبوب مل جائے تو اسے کہہ دینا کہ میں عشق کی بیمار ہوں۔"

بشارت یازدہم

(ا) لیکن میری کبوتری میری کاملہ ایک ہی ہے۔" گویا محبوب سلیمان احسن تقویم کا کامل نمونہ یعنی انسان کامل ہے۔ اور وہ کبوتری کی مانند پاکیزہ اور آسمان روحانیت میں بلند پرواز ہے۔ (ب) میری کاملہ ایک ہی ہے۔ یعنی وہ اپنی فضیلت اور علو شان کے باعث سب کاملین سے اکمل مظہر اتم صفات الٰہیہ اور سلسلہ انبیاء میں یکتا ہے۔ اور تمام کمالات انبیاء کا جامع ع

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

کا مصداق (ج) جس طرح وہ انبیاء کا سرتاج ہے۔ اور ان میں یکتا ہے۔ اسی طرح وہ اپنی ماں کی اکیلی بیٹی ہے۔ غزل ۶/۸ اور اپنی ماں کی لاڈلی ہے۔ غزل ۶/۸ چونکہ ماں کا دل محبت سے لبریز ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے خدا کو ماں سے تشبیہ دی گئی۔ دیکھو ماں سے مراد استعارۃً خدا تعالیٰ ہے۔ غزل ۸/۱ چنانچہ خدا تعالیٰ نے سلیمان کے محبوب کو خاتم النبیین کا لقب عطا کرکے آپکی انبیاء میں شان یکتائی کا اظہار کیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام بھی یہی کہتے ہیں۔" خدا کے فرزندوں میں کون خداوند کی مانند ہے۔ (زبور ۸۹/۶ کیتھولک بائیبل) (ا) خدا کے فرزندوں سے مراد راستبازمقدسین اور انبیاء ہیں (حکمت ۵/۵ کیتھولک بائیبل) (۲) خداوند رسول مقبول کا نام ہے "خداوند فاران سے جلوہ گر ہوا" (استثنا ۳۳/۲ دمتی ۱۲/۲۸) (د) وہ اپنی ماں کی لاڈلی ہے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

نوٹ۔ وہ اپنی ماں کی اکیلی بیٹی ہے۔ اس کے اگر ظاہری معنی کریں تو بھی درست ہے۔ کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اپنے والدین کے اکیلے بیٹے تھے۔ (ر) "بیٹیوں نے اسے دیکھا اور مبارک کہا بیگموں اور حرموں نے اسے دیکھا اور اس کی تعریف کی" (غزل ۶/۸) بیٹیوں سے مراد عام لوگ (یسعیاہ ۴/۴) بیگموں سے مراد بادشاہوں۔ حرموں سے مراد راجاؤں اور روساء ہیں۔ چنانچہ رسول مقبول صلعم کو ہر طبقہ کے لوگوں نے قبول کیا۔ (س) یہ کون ہے جو صبح کی طرح نکل آتی ہے۔ (غزل ۶/۹) یعنی جس طرح صبح صادق تاریکیوں کو دور کردیتی ہے۔ اسی طرح سلیمان کا محبوب گمراہی کی ضلالتوں کو ختم کر دے گا۔ چنانچہ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کا روشن ستارہ قرار دیا گیا۔ (النجم الثاقب۔ یعنی چمکتا ہوا صبح کا ستارہ جس سے لوگ اقتباس نور کرتے ہیں۔ اور ہدایت کی روشنی لیتے ہیں۔ (ص) چاند کی مانند حسینہ اور سورج کی مانند جمیلہ ہے۔ غزل ۶/۹ اس کے ظاہری معنی بھی آنحضرت صلعم پر خوب صادق آتے ہیں۔ اور اس کے باطنی معنی بھی۔ اور وہ یہ کہ میرے محبوب کی تعلیم میں جمال اور جلال پایا جائے گا (ط) جھنڈے دار فوج کی مانند ہیبت ناک ہے۔" غزل ۶/۵-۹ یعنی فاتح فوج کی مانند رعب ناک کیونکہ جھنڈے کی استادگی فتح وظفر کی نشانی ہے۔ اس بشارت میں محبوب سلیمان کی فتوحات کی طرف اشارہ ہے۔ گویا محبوب سلیمان کے قدموں کو ہر لمحہ و ہر آں فتح و نصرت چومیگی جس کے باعث وہ رعب ناک ہوگا۔ چنانچہ قرآن مجید میں وارد ہوا۔ وقذف فی قلوبھم الرعب ۲:۵۹ (ن) اے میری پیاری تو سراسر جمال ہے۔ تجھ میں کوئی عیب نہیں غزل ۴/۷ اے میری محبوبہ تو کیسی بڑی حسین ہے۔ اور لذتوں میں کیسی نہایت مرغوب ہے۔ غزل ۷/۶ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایسی بے عیب بے لوث اور پاکیزہ تھی۔ کہ آپ نے کفار کو چیلنج دیا۔ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون آپ ظاہری حسن وجمال میں بھی یکتا تھے ایک جلیل القدر صحابی کا ایک شعر لکھنے پر مجبور ہوں۔

خلقت مبرأ من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

عجب نوریست در جان محمد
عجب لعلیست در کان محمد
اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمد ہست برہان محمد

صحابۂ رسول کریمؐ کا ذکر

نصاریٰ کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ غزل الغزلیات کو مسیح اور کلیسا کی باہمی محبت کے لئے ثابت کریں۔ لیکن میں براہین نیرہ سے ثابت کر چکا ہوں۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا تغزل اپنے محبوب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ طوالت اجازت نہیں دیتی۔ کہ ہر ایک آیت کی تشریح کی جائے۔ چیدہ چیدہ آیات پیش کر چکا ہوں۔ مزید براں چند ایک اور آیات پیش ہیں۔

(ا) تیرا عشق مے سے بہتر ہے۔ تیرے تیلوں کی لطیف خوشبو ہے ...... اسی سبب سے کنواریاں تجھ کو پیار کرتی ہیں۔ بیشک راستکار تجھ سے عشق رکھتے ہیں (غزل ۱/۲-۴ کیتھولک بائیبل) کنواریوں سے مراد مومن ہیں (دیکھو حاشیہ کیتھولک بائیبل غزل ۱/۱) آگے راستکار تجھ سے عشق رکھتے ہیں۔ کہ کر تشریح کر دی گئی کہ کنواریوں سے مراد راستکار اور مومن ہیں جو اسلئے عاشق ہیں کہ محمدؐ کے عطروں کی خوشبو غایت درجہ لطیف اور مسحور کن ہے چنانچہ دیکھ لو تمام انبیاء رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار محبت کرتے ہیں۔ آپ کے لئے پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ اعمال ۳ پھر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے جانثار صحابہ کا آپ سے یہ انداز عشق کا ہم تصوّر بھی نہیں کرسکتے۔ (ا) حضرت سلیمان تو عشاق رسول اللہ صحابۂ کرام کی تعداد بھی بتلائے دیتے ہیں۔ وہ دس ہزار قدوسیوں میں ممتاز ہے۔ (۲) حضرت داؤد علیہ السلام بھی صحابہ اور اُن کے محبوب کے متعلق فرماتے ہیں۔" پس اے خدا وند تیرے معجزوں کے لئے اور مقدسوں کی جماعت میں تیری وفاداری کے لئے آسمان تیری ستائش کریں گے ...... خداوند قدوسیوں کی مجلس میں رعب ناک ہے۔ اور ان سب کے جو اس کے اردگرد ہیں (صحابہ) تعظیم کے لائق ہیں۔ زبور ۸۹/۵-۷۔ تو نے اپنے زور بازو سے اپنے دشمنوں کو تتر بتر کیا ...... مبارک وہ گروہ جو عبادت کی للکار (اذان) شناسا ہے۔ اے خداوند وے تیرے چہرے کے نور میں خراماں ہوں گے۔ زبور ۸۹/۱۵۔ اب ذرا قرآن مجید کی ان آیات کو پڑھیئے تو آپ کو کمال مطابقت نظر آئے گی ...... تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود کہ محمد اللہ کا رسول ہے جو لوگ اسکی جماعت میں داخل ہیں۔ وہ کافروں پر رعب رکھتے ہیں۔ اور آپس میں ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں تو ان کو دیکھتا ہے۔ کہ وہ رکوع اور سجدہ میں پڑے ہوئے خدا کا فضل اور اسکی رضا طلب کرتے رہتے ہیں۔ ان کے چہروں پر عبودیت الٰہی کے آثار چمکتے ہیں (۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی صحابہ کے متعلق فرماتے ہیں۔" خداوند دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا ...... ہاں وہ اس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے اسکے سارے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں۔ وے تیرے قدموں کے نزدیک بیٹھے ہیں۔ اور تیری باتوں کو مانیں گے۔ استثنا ۳۳/۲ کیا مذکورہ پیشگوئیوں کے مصداق حضرت مسیح علیہ السلام ہیں

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ضلع لائل پور میں تبلیغ

گیانی واحد حسین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ چک ۵۶۵ میں تین یوم جلسے منعقد کئے گئے۔ جس میں خاکسار کی ہر روز ایک تقریر صداقت حضرت مسیح موعودؑ۔ اجرار نبوت جماعت احمدیہ اور احرار کے موضوع پر ہوئی۔ وہاں سے روانہ ہو کر لائل پور پہنچا۔ ہر رات کو تقریر ہوتی تھی۔ خاکسار کی تین تقریریں جن کے موضوع حسب ذیل تھے ہوئیں۔ تبلیغ کرنے کا طریق۔ باوا نانک صاحب کا اسلام۔ صداقت حضرت مسیح موعودؑ از روئے سکھ کتب خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔

کڑی میں ایک بہائی سے گفتگو

مولوی عبدالرحمٰن صاحب بشر لکھتے ہیں۔ کہ میں اور مولوی احمد خان صاحب نسیم کڑی پہنچے۔ قریباً ۲½ گھنٹہ معیار صداقت انبیاء اور دعویٰ بہاء اللہ پر گفتگو ہوتی رہی۔ بعد ازاں لوگوں کی خواہش پر طے پایا۔ کہ کسی خاص موضوع پر گفتگو ہونی چاہیئے۔ چنانچہ بڑی ردوکد کے بعد نسخ شریعت اسلامیہ۔ اور وفات مسیح موعودؑ پر ایک ایک گھنٹہ مناظرہ طے پایا۔ بہائی اللہ دتا سے میں نے ہر دو موضوع پر مناظرہ کیا۔ جس کا اثر اللہ تعالےٰ نے وہیں ظاہر کیا۔ کہ غیر احمدیوں نے خود کہا۔ کہ آپ نے ہمارے قلوب میں ایک خاص قسم کا سُرور اور روشنی پیدا کر دی ہے۔ اور ہمارے دلوں میں بڑا اطمینان پیدا ہو گیا ہے۔ چونکہ اس کے زیر اثر وہاں کے دو چار آدمی تھے۔ اس لئے مناظرہ بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا۔ نیز تبلیغ احمدیت بھی خوب ہوئی۔ کیونکہ دوسرے موضوع میں میں نے بالوضاحت پیش کیا کہ آنے والے موعود کا وقت چودھویں صدی ہی ہے۔ اور قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچائی۔ نیز چاند اور سورج کے گرہن کی پیشگوئی۔ غلبہ ادیان باطلہ اور دیگر نشانات۔ مثلاً ریلوں کا جاری ہونا اونٹوں کا بیکار ہونا۔ مطابع اور اخبارات وغیرہ کا انتشار۔ اور سچے مسیح کی علامات کہ وہ سب دینوں کو مغلوب کر دیگا۔ بجز دین اسلام کے۔ نیز بتایا کہ باب اور بہاء اللہ مظہر دجال ہیں۔ اور دجال والی علامات ان پر چسپاں کر کے بتلائیں۔ نیز بتلایا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے دجالوں کی سرکوبی کے لئے مسیح موعودؑ کو بھیجا ہے۔ غرض کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے خوب مؤثر تبلیغ ہوئی۔

پونچھ میں مناظرہ

۹ اپریل کو پونچھ کے اہل حدیثوں سے مناظرہ ہونا قرار پایا تھا۔ جس کا وقت ۲ بجے سے ۵ بجے تک تھا۔ اور موضوع مناظرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات تھا۔ استدلال کے لئے صرف قرآن کریم تھا۔ چنانچہ ہندو مسلم سکھ کثرت سے ساتھ جمع ہو گئے۔ پولیس کا بھی انتظام تھا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مناظر مولوی محمد حسین صاحب احمدی مبلغ تھے اور غیر احمدیوں کی طرف سے محمد بخش صاحب مگر باوجود اس کے کہ مولوی محمد بخش کو حنفی و اہلحدیث پانچ کس امداد دینے پر مقرر تھے ان کو ایسی کھلی شکست ہوئی۔ کہ ہندو۔ سکھ اور شرفاء غیر احمدی بار بار اس کی شکست کا اعتراف کرتے رہے۔

خاکسار عبدالحمید سیکرٹری تبلیغ پونچھ کنوئیاں

پونچھ میں تبلیغ

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ پونچھ اپنی رپورٹ مؤرخہ یکم تا ۸ اپریل میں لکھتے ہیں۔ ۲ و ۳ اپریل کو شنیدرہ کی جماعت کا دورہ کیا۔ اور ۳ تاریخ کو وہاں جلسہ ہوا جس میں "صرف احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ ۴ اپریل کو پونچھ میں واپس آکر مقامی جماعت کی تربیت۔ اور انفرادی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ تبلیغ کا کام تسلی بخش طور پر جاری ہے۔

جمشید پور میں تربیت جماعت کا کام

مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ اوڑیسہ جمشید پور۔ ٹاٹا نگر سے ۲۴ تا ۳۱ مارچ کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ جماعت کی تربیت اور مقامی تبلیغ باقاعدہ جاری ہے۔ صبح کی نماز کیلئے احباب کو بیدار کر کے بڑے فاصلوں سے مسجد میں جمع کیا جاتا ہے۔ اور خطبہ کے ذریعہ جمعہ کے روز تربیت کا کام کیا جاتا ہے۔ چندوں کی باقاعدگی کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اور جن لوگوں نے اپنی سستی کی وجہ سے جماعت کے جلسوں میں شامل ہونا چھوڑا ہوا تھا انکو شمولیت کے لئے ترغیب دی جاتی ہے۔ الحکم کے فائلوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سناتا ہوں۔

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی سالانہ کارگذاری

سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ اپنی سالانہ رپورٹ (از ۲۸ء مارچ تا ۲۹ء مارچ) میں تحریر فرماتی ہیں کہ سال زیر رپورٹ میں گیارہ جلسے ہوئے جنمیں آٹھ خواتین نے مختلف مضامین پر تقریریں فرمائیں۔ نیز سیدہ فضیلت صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ نے ہر جلسہ میں تقریر فرمائی۔ لجنہ نے سیرت النبی کا جلسہ بھی بڑی شان سے منایا جمیں اسکول کے سٹاف کے علاوہ دو صد کے قریب حاضری تھی۔ اور ہندو عیسائی اور غیر احمدی عورتیں

اعلان

عام اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ علامہ حضرت استاذ الاطباء حکیم احمد الدین صاحب (مرحوم ومغفور) موجد طب جدید کے بعد آپ کے برادر زادہ عالیجناب سراج الاطباء حکیم مختار احمد صاحب ممتاز آپ کے علمی جانشین اور آل انڈیا انجمن خادم الحکمت لاہور کے صدر مقرر ہو چکے ہیں۔

اب بعض وجوہات کی بناء پر

مندرجہ ذیل اعلان کرنا ضروری خیال کیا گیا ہے۔ کہ آل انڈیا انجمن خادم الحکمت اور اس کا کالج۔ نیز کالج کی ڈگریاں (افتخار الاطباء۔ ممتاز الاطباء۔ شمس الاطباء) خادم الحکمت کا نام (بطور ٹریڈ نیم) دواخانہ طب جدید وشفاخانہ وکتب خانہ طب جدید۔ اور طب جدید نام (بطور ٹریڈ نیم) صدر انجمن خادم الحکمت (سراج الاطباء حکیم مختار احمد صاحب) کے نام پر گورنمنٹ آف انڈیا سے باضابطہ طور پر رجسٹرڈ ہیں۔ اس لئے کوئی شخص صاحب موصوف کی تحریری منظوری حاصل کئے بغیر یہ نام استعمال کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص یہ نام رکھ کر انجمن اور اس کے کاروبار کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ تو اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔ اور ایسا شخص یا اشخاص ہمارے ہر قسم کے نقصانات کے ذمہ وار ہوں گے۔

المشتہر

(چوہدری) رحمت خان تارڑ سیکرٹری آل انڈیا انجمن خادم الحکمت و دار العلوم طب جدید میورو ڈ لاہور۔ نوٹ۔ مزید تعارف کیلئے رسالہ طب جدید بطور نمونہ مفت منگا کر ملاحظہ فرمایئے۔

جو اصحاب بوجہ عدم استطاعت روزانہ "الفضل" کے خریدار نہیں۔ انہیں اب "الفضل" کے خطبہ نمبر کی خریداری سے جس کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ کر دی گئی ہے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔

دلچسپ معلومات

البانیہ کا تاج اٹلی کو کس نے پیش کیا

لندن - روما سے آمدہ اس اطلاع کو باخبر حلقوں میں صحیح تسلیم کیا جاتا ہے - کہ البانیہ کے قبیلہ "مردائیت" کے سردار کیپٹن جان نے البانیہ کا تاج شاہ اٹلی کو پیش کیا ہے - کیونکہ شاہ زوغو جس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں وہ مسلمان ہے - اور قبیلہ مردائت کیتھولک عیسائی - اور ان دونوں میں ہمیشہ جنگ و جدل ہوتا رہا ہے - صرف ۱۹۰۸ء میں ان میں صلح ہوئی تھی - جب ترکی میں نوجوان ترکوں نے انقلاب بپا کیا تھا - لیکن یہ صلح تھوڑی دیر ہی رہی ۱۹۲۲ء میں شاہ زوغو نے جمہوریہ البانیہ کے صدر کو شکست دی تھی - جو قبیلہ مردائت سے تعلق رکھتا تھا - اور اپنی حکومت قائم کر لی تھی - لیکن جون ۱۹۲۴ء میں زوغو کی حکومت کا خاتمہ اس شخص نے کر دیا تھا - اور دسمبر ۱۹۲۴ء میں زوغو نے اسے پھر شکست دے کر اپنی حکومت قائم کر لی تھی - جو اب تک قائم تھی -

نازیوں کے لئے گیارہ احکام

مندرجہ ذیل گیارہ احکام نازی ہیڈکوارٹر برلن سے شائع ہوئے ہیں - جو غیر ممالک میں رہنے والے تمام جرمنوں کے نام ارسال کئے جاتے ہیں -

(۱) ہر جرمن کو جرمنوں کے ساتھ مجلسی رابطہ قائم رکھنا چاہیئے - کیونکہ اس طرح وہ ان اشخاص کے اندر جرمن سپرٹ پیدا کرنے میں مدد کرتا ہے - جو کمزور ہیں (۲) غیر ممالک میں رہنے والے ہر جرمن کا فرض ہے - کہ وہ اقتصادی لحاظ سے صرف جرمنوں کی اعانت کرے - اور خرید و فروخت صرف جرمن دکانوں پر کرے - دوسروں سے کاروبار کرنے کی صرف اسی صورت میں اجازت ہے - کہ وہاں جرمن لوگ موجود نہ ہوں - (۳) ہر جرمن کارخانہ دار کو چاہیئے - کہ وہ صرف جرمن کارکن اور جرمن مزدور ملازم رکھے اگر جرمن کارکن نہ مل سکیں - تو صرف اسی صورت میں وہ دوسروں کی خدمات حاصل کرے (۴) کسی جرمن کو کسی صورت میں بھی یہودیوں کی امداد نہیں کرنا چاہیئے - اور نہ ان کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیئے - (۵) جرمن صرف اپنی ہمت کے باعث مشہور ہیں - اگر تم کاہل ہو - تو تم جرمن قوم کی بے عزتی کا باعث ہو - (۶) غیر ممالک میں رہنے والا ہر جرمن جرمن قوم کا نمائندہ ہے اور تمہارا نیک اور بد کام جرمن قوم سے منسوب ہو گا (۷) تم اپنا روپیہ اور اپنی بچت کو ہمیشہ جرمن بنکوں اور جرمن کو آپریٹو سوسائٹیوں میں جمع کراؤ (۸) اپنی قوم کی بھلائی کے لئے ہر نقصان برداشت کرنے کے لئے تیار رہو - اگر تمام جرمن قوم تمہاری پشت پر نہ ہو گی - تو غیر ممالک میں تمہاری اہمیت بہت کم ہو جائیگی (۹) جرمنوں کے لئے روپیہ دینے اور ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار رہو (۱۰) بڑے فخر کے ساتھ اپنے آپ کو جرمن کہو - اور لوگ تمہاری عزت کریں گے - (۱۱) اس بات کو فراموش نہ کرو - کہ تمہارا وطن جرمنی ہے - نہ کہ خارجی ممالک -

یہود کے ناموں پر پابندی

برلن ۱۴ اپریل - حکومت جرمنی کی طرف سے ایک اعلان شائع کیا گیا ہے - کہ وہ یہودی جس کا نام "ولتش" یا ڈلس مین یا ڈلس لینڈ سے شروع ہوتا ہے - یا ان کے نام میں "ولس" پایا جاتا ہو وہ فوراً اپنے ناموں کو تبدیل کر لیں - یہودیوں کو گسٹپو (محکمہ سراغرسانی) میں بلایا گیا - اور تنبیہہ کی گئی - کہ وہ اپنے ناموں کو اب نہ رکھیں جس کا مطلب جرمنی ہو -

رومانیہ نے اپنے آپ کو بیچ دیا!

لنڈن ۱۴ اپریل - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جرمنی اور رومانیہ کے درمیان جو تجارتی معاہدہ ہوا ہے - اس کے متعلق بہت سے پوسٹر رومانیہ میں پائے گئے ہیں جن میں لکھا ہے - کہ رومانیہ نے خود کو جرمنی کے آگے بیچ دیا ہے - کیونکہ رومانیہ کے تیل کی تجارت میں صرف ۱۰ واں حصہ رومانیہ کا سرمایہ ہے باقی سب غیر ملکی - اور کہ جنگ کے وقت جرمنی اس معاہدے کی رو سے رومانیہ سے ½ ا کروڑ ٹن تیل لے سکتا ہے -

چار ہزار سال کے اناج کے دانے

روم ۱۴ اپریل - اٹلی میں ماؤنٹ کیٹونا پر بیل درٹی کی غاروں میں دلچسپ عجائبات کے متعلق ریسرچ کی جا رہی ہے - زمین سے بہت سی ایسی اشیا دستیاب ہوئی ہیں - جو آج سے چار ہزار سال پہلے کے باشندوں کی بیان کی جاتی ہیں - جن میں بہت سی ایسی وغیرہ اور اناج کے دانے نہایت حیران کن طور پر اسی طرح اچھی حالت میں پائے گئے ہیں - جلے ہوئے پتوں سے ظاہر ہو رہا ہے - کہ اس زمانہ کے لوگ بھی کسی نہ کسی قسم کی روٹی پکایا کرتے تھے -

اٹلی میں زیادہ بچے پیدا کرنے کا انتظام

دو سال ہوئے فاسسٹ گرانڈ کونسل نے زیادہ بچے پیدا کرنے کے متعلق ایک اعلان کیا تھا جس میں اس بات کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے یہ بتایا گیا تھا - کہ آبادی کے بغیر کوئی زندگی - کوئی جوانی - کوئی فوجی طاقت - کوئی اقتصادی ترقی یا با وطن کے لئے کوئی شاندار مستقبل پیدا نہیں ہو سکتا" پچھلے دو سالوں میں اس پالیسی کو قانون کی شکل دیدی گئی ہے - اور اب بڑے بڑے خاندانوں کی ایک فاسسٹ یونین قائم ہو چکی ہے جس کا مطلب قوم کے لئے جسمانی ترقی اور رعام بہبودی کے ذرائع کو فروغ دیا جا سکے - اس وقت تک یونین کی برانچیں تمام صوبجات میں مکمل ہو چکی ہیں - اور کم از کم ۶ لاکھ خاندان اس یونین کے ممبر ہیں جن کے افراد کی تعداد ۶۰ لاکھ ہے - اس یونین کا سالانہ جلسہ نہایت دلچسپ طریقہ سے منایا گیا - تمام صوبوں میں زیادہ بچے پیدا کرنے کا انعامی مقابلہ کیا گیا - مقابلہ کی شرائط یہ تھیں - کہ خاوند اور بیوی دونو ۴۵ سال سے کم عمر کے ہوں اور تھوڑے سے عرصہ میں زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کئے گئے ہوں - جو اس وقت زندہ ہوں - آخری بچہ ۳ مارچ ۱۹۳۸ء کے بعد پیدا ہوا ہو - پہلا انعام ۲ ہزار لائر (اطالوی سکہ) دوسرا ایکہزار اور تیسرا ۵۰۰ لائر تھا - کل ۲۸۵ خاندانوں نے انعام پائے جن میں ۳ لاکھ ۳۲ ہزار ۵۰۰ اطالوی لائر تقسیم کئے گئے - اخبار ٹائمز کے نامہ نگار متعینہ برلن کی اطلاع ہے - کہ جرمنی کے شہر واٹن شیڈ کے میئر نے کنواری عورتوں سے بچے پیدا کر کے قوم کی امداد کرنے کی اپیل کی ہے - اس سلسلہ میں میونسپلٹی نے اعلان کیا ہے کہ کنواری ماؤں کو ان کے بچوں کی

اہم ملکی حالات اور واقعات

پنجاب اسمبلی کی ۱۷ اپریل کی کاروائی

۱۷ اپریل کو پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ زرعی قوانین کے متعلق مفصل قواعد زیر ترتیب ہیں۔ اور ان کی تکمیل پر یہ فوراً نافذ کر دیئے جائیں گے۔ فی الحال نفاذ کے لئے کوئی تاریخ معین نہیں کی جا سکتی تاہم امید ہے۔ کہ تین ماہ کے اندر اندر ہی نافذ ہو جائیں گے۔ سوالات کے بعد سار جنٹ ایٹ آرمز بل کی تیسری خواندگی پر بحث شروع ہوئی۔ جسے حزب مخالف طول دینا چاہتا تھا۔ دیوان چمن لال تقریر کر رہے تھے۔ کہ ساڑھے چار بج گئے۔ ابھی دو منٹ باقی تھے۔ کہ انہیں سپیکر نے تقریر ختم کرنے کو کہا۔ دیوان صاحب نے انکار کر دیا۔ آخر سپیکر نے تقریر بند کرنے کی تحریک ایوان میں پیش کر دی۔ اور اعلان کر دیا۔ کہ اکثریت ان کی تائید میں ہے۔ حزب مخالف نے اس پر پوائنٹ آف آرڈر اٹھانا چاہا۔ لیکن جب کہا گیا۔ کہ اب سپیکر کی طرف سے اعلان ہو چکا ہے۔ تو کانگرسی ممبر واک آؤٹ کر گئے۔ اور کہا کہ ایسی حالت میں ہمارا یہاں بیٹھے رہنا فضول ہے۔ وزارت پارٹی سے کٹ کر انڈیپنڈنٹ پارٹی کے ارکان نے واک آؤٹ میں کانگرسیوں کا ساتھ نہ دیا۔ لیکن اس بل پر آراء شماری کے وقت بھی وہ غیر جانبدار رہے۔ اور اس طرح ۹۲ آراء سے یہ بل پاس ہو گیا اس کے خلاف کوئی ووٹ نہ تھا۔ اس بل کی تائید میں تقریر کرتے ہوئے ایک ممبر نے یہاں تک کہا۔ کہ گذشتہ دو سال میں اس ایوان میں جو کچھ ہوتا رہا ہے۔ وہ ایک مچھلی منڈی کے لئے بھی باعث توہین ہے۔ چہ جائیکہ اس ایوان کے لئے زیبا ہو۔ اور ان واقعات سے مجبور ہو کر ہی یہ بل پیش کرنا پڑا ہے۔ ایک اور ممبر نے کہا۔ کہ ہندوستان بھر کی کسی اور اسمبلی میں ایسے افسوسناک واقعات نہیں ہوئے۔ اور کہیں بھی حزب مخالف نے ایسا نامعقول رویہ اختیار نہیں کیا۔ اور اس لئے یہ جو زائد خرچ کرنا پڑا ہے۔ یہ حزب مخالف کے ممبروں پر ڈالا جانا چاہئے۔ جس طرح کہ تعزیری پولیس کا خرچ وہاں کے لوگوں پر ڈالا جاتا ہے۔ اور ان کے الاؤنسوں سے وضع کیا جانا چاہئے۔

راجکوٹ میں گاندھی جی کے خلاف شورش کے متعلق ان کا بیان

راجکوٹ سے ۱۷ اپریل کو گاندھی جی نے ان مظاہروں کے سلسلہ میں ایک بیان شائع کیا ہے۔ جو گذشتہ شام ان کے خلاف کیا گیا تھا۔ اس میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ مجھے اس مظاہرہ سے زیادہ تکلیف اس وجہ سے ہوئی۔ کہ مظاہرین نے ایسا وقت مظاہرہ کے لئے تجویز کیا۔ جو میری پرارتھنا کا وقت ہونے کی وجہ سے میرے نزدیک سب سے زیادہ مقدس ہے۔ اور انہوں نے ان بے شمار عورتوں۔ مردوں۔ اور بچوں کا بھی کوئی خیال نہ کیا۔ جو خدا تعالےٰ کی عبادت کی غرض سے میرے ساتھ جمع تھے۔ اگر میرے پنڈال میں داخلہ کے وقت وہ اس قسم کے مظاہرے کر لیتے۔ تو گو یہ بھی بُری بات ہوتی۔ لیکن پرارتھنا کے وقت میں ایسی حرکت تو بہت ہی مذموم ہے۔ جب میں پرارتھنا کے الفاظ پر اپنے دل کو یکسو کر رہا تھا۔ ان کے نعرے مجھے تیروں کی طرح لگ رہے تھے۔ کیونکہ مجھے تا حال عبودیت کا وہ مقام حاصل نہ ہو سکا۔ کہ جس پر پہنچ کر عبادت کے وقت انسان کے دل پر کوئی بیرونی حرکات اثر انداز نہیں ہو سکتیں۔

میرا دعویٰ ہے۔ کہ میں نے کوئی وعدہ شکنی نہیں کی۔ بلکہ اپنی پبلک اور پرائیویٹ زندگی میں کبھی بھی نہیں کی۔ اور موجودہ حالت میں تو وعدہ شکنی کا کوئی موقعہ ہی نہ تھا تاہم میں نے راجکوٹ کے قانون دانوں کو جمع کیا۔ اور ۱۱ مارچ کو میں نے جو خط بھیاٹ قوم کے نام لکھا تھا۔ اسے ان کے پیش کر کے ان سے دریافت کیا۔ کہ کیا اس میں میری طرف سے کوئی وعدہ کیا گیا ہے۔ اور میں نے ان سے صاف طور پر کہا۔ کہ وہ بے لاگ رائے دیں۔ چنانچہ انہوں نے متفقہ طور پر کہا۔ کہ میں سات ممبروں میں اور کسی کو شامل نہ کرنے میں بالکل حق بجانب ہوں۔ جو لوگ اس لئے ناراض ہیں۔ کہ میں نے مسلمانوں اور بھیاٹوں کے نمائندے کمیٹی میں نہیں لئے وہ اپنی شکایات رفع کرانے کے لئے تمام جائز ذرائع استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن کل جو طریق ان کی طرف سے اختیار کیا گیا۔ وہ ناجائز اور غیر منصفانہ ہے۔ اور انہوں نے غیر متعلق مردوں اور عورتوں کی عبادت میں مداخلت کر کے اپنے کاز کو نقصان پہنچایا ہے۔ اور اس سے انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔
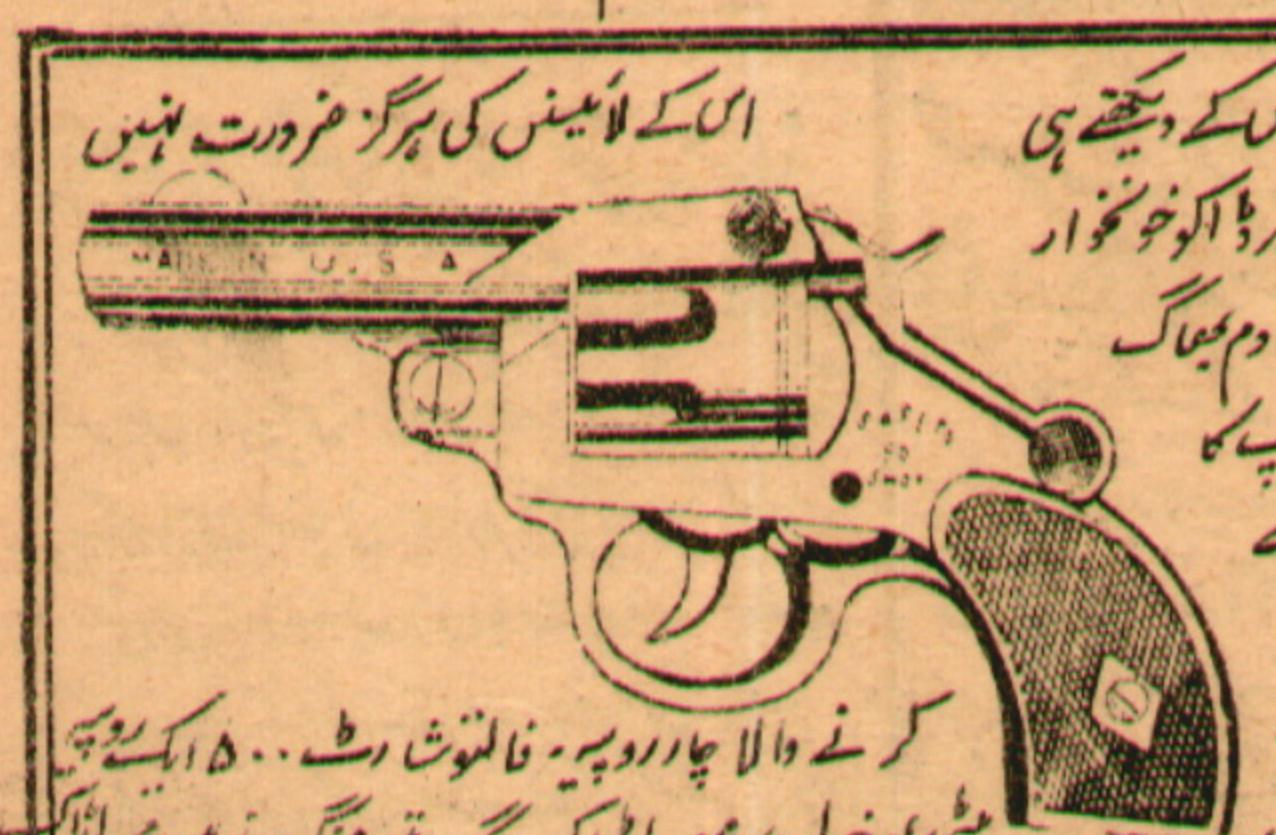
یونینسٹ پارٹی میں انتشار کی افواہیں

لاہور سے ۱۷ اپریل کی ایک خبر ہندو اخبارات نے شائع کی ہے۔ کہ پنجاب یونینسٹ پارٹی کے بیس ممبروں کا ایک گروپ اس سے علیحدگی اختیار کر چکا ہے۔ قریباً ایک درجن ممبر اس سے قبل علیحدہ ہو چکے ہیں۔ اور اگر یہ بیس بھی ہو گئے۔ تو اپوزیشن کی طاقت بھی بہت بڑھ جائے گی۔ اور عین ممکن ہے۔ کہ حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش ہو جائے۔ ۱۷ اپریل کو اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے کے بہت دیر بعد وزراء اور ان کے سکرٹری ایوان میں آئے۔ اور اس تاخیر کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے روٹھے ہوئے ساتھیوں کو منانے میں مصروف رہے۔ اجلاس شروع ہونے کے بعد یونینسٹ ممبروں میں ایک بے چینی سی تھی۔ کوئی ممبر آتا اور کوئی جاتا تھا۔ اور اس وجہ سے کورم پورا کرنے کے لئے سپیکر کو بار بار گھنٹی بجانی پڑتی تھی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ عدم اعتماد کی تحریک کے خوف کی وجہ سے وزارت پارٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ موجودہ اجلاس ہی ختم کر دیا جائے۔ اور اگلے اجلاس تک ناراض ممبروں کو راضی کرنے کی کوشش کی جائے۔

کانگرسیوں کی ریڈیکل لیگ

کانگرس کے ان ارکان نے جو بائیں بازو (لیفٹ ونگ) سے تعلق رکھتے ہیں۔ اپنی ایک علیحدہ انجمن ریڈیکل لیگ کے نام سے قائم کی ہے مشہور لیڈر مسٹر ایم۔ این۔ رائے نے اس کے متعلق ایک طویل بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ گو یہ لیگ کانگرس کے جملہ عقائد اور اصول کی پابند ہو گی اور اس کے نظم ونسق کے ماتحت چلے گی۔ لیکن